Teaching of Urdu
B.Ed (Hons)Secondary
Semester V

Instructor
Mrs.Rakhshanda Naeem
Department of Education P&D
LCWU, Lahore

باب نمبر 9 تدریسی معاونات

9.1 تدریسی معاونات کی تعریف،اہمیت،فوائد

9.2 بنیادی تدریسی معاونات

- تختہ تحریر
- توضیحات و تشریحات
- سمعی امدادیں
- سمعی و بصری امدادیں

تدریسی معاونات کی اہمیت:

"تدریسی معاونات سے مراد وہ اشیائ، ذرائع اور ساز وسامان ہے جو معلم، تدریسی عمل کو زیادہ سے زیادہ موثر اور قابلِ تفہیم بنانے کیلئے استعمال کرتا ہے۔"

کامیاب تدریس کی بنیاد دلچسپی، آمادگی اور تحریک پر ہے اور تدریسی معاونات ان تینوں عوامل کے حصول کا اہم ذریعہ ہیں۔

تدریسی معاونات کی اہمیت:

۱۔ معاونات کا استعمال تدریسی عمل کو دلچسپ اور پرکشش بنا دیتا ہے۔ ابتدائی جماعتوں سے اعلیٰ تعلیم کے ہر مرحلہ پر دلچسپی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ تدریسی عمل کو خشک ہونے سے محفوظ رکھنے کے عمل میں تدریسی معاونات کا کردار نا قابلِ فراموش ہے۔

۲۔ ابتدائی جماعتوں میں الفاظ کے معنی سمجھانے کے لیے تصاویر، اشیا کے ماڈل اور حرکی و بصری معاونات کا استعمال بہت موثر ہوتا ہے۔ معاونات کے استعمال سے ہی بالخصوص چھوٹے بچوں کے تصورات واضح ہو پاتے ہیں۔ یوں معنی کی مکمل سمجھ معاونات ہی سے آتی ہے۔

۳۔ ہم اپنے اردگرد کی اشیا سے زیادہ مانوس ہوتے ہیں اور ان کی مثالوں سے سمجھائی گئی باتیں آسانی سے ذہن نشین ہوجاتی ہیں۔ اردگرد کی اشیاء اور مظاہر کا استعمال بھی تدریسی معاونات کے زمرے میں آتا ہے۔

۴۔ بصری اور سمعی معاونات کے استعمال سے بالخصوص ابتدائی سطح پر الفاظ کے ہجے اور تلفظ کی وضاحت ہوجاتی ہے۔

۵۔ موثر تدریسی معاونات موثر تدریسی عمل کو تشکیل دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں تحصیلِ زبان کا مرحلہ بہتر نتائج کا حامل ہوجاتا ہے۔

تختۂ تحریر:

"جماعت کے کمرے کے مرکزی مقام پر آویزاں سفید، سیاہ یا کسی بھی رنگ کا وہ بڑا تختہ جو لکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، تختۂ تحریر کہلاتا ہے۔"

تختۂ تحریر کی اہمیت:

ا۔ تدریسی معاونات میں تختۂ تحریر کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔اس کے استعمال میں وقت کی بھی بچت ہے اور پیسے کی بھی۔ معلم کو بار بار بات بھی دہرانی نہیں پڑتی اور معیاری تختۂ تحریر بھی سستے داموں تیار ہو جاتا ہے۔

۲۔ تختۂ تحریر بنیادی معلومات کی وضاحت کے لیے بھی آسان ترین ذریعہ ہے۔ ہر معلم کو سب سے پہلے مضمون، تاریخ اور سبق کا عنوان

جتانا ہوتا ہے جو تختۂ تحریر پر لکھا جا سکتا ہے۔

۳۔ تختۂ تحریر پر موجود اندراجات کی وضاحت آسان ہو جاتی ہے۔ جب حروف کے ہجے بچوں کے سامنے جلی حروف میں لکھے ہوں یا اہم نکات سامنے موجود ہوں تو ابہام کا کوئی امکان نہیں رہتا۔

۴۔ تدریسی عمل واضح اور غیر مبہم ہو تو فطری طور پر بچے پڑھائی میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔

تختۂ تحریر کا استعمال:

اگرچہ تختۂ تحریر کا استعمال دورِ قدیم سے ہو رہا ہے اس کے باوجود ہمارے بہت سے اساتذہ تختۂ تحریر کے استعمال میں بنیادی امور کا خیال نہیں رکھتے جس کے باعث مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو پاتے۔ تختۂ تحریر کا استعمال کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱۔ تختۂ تحریر پر ہمیشہ کشادہ اور بڑا بڑا لکھا جائے تاکہ سب سے پچھلی نشست پر موجود متعلم بھی باآسانی تحریر پڑھ سکے۔

۲۔ خوشخط اور صاف صاف لکھا جائے تاکہ متعلمین کو تحریر سمجھنے کے لیے زیادہ توانائی صرف نہ کرنی پڑے۔

۳۔ لکھتے وقت خیال رکھا جائے کہ چاک یا بورڈ مارکر کی آواز پیدا نہ ہو۔ اس سے متعلمین کی توجہ کام سے ہٹنے کا خدشہ رہتا ہے۔

زبانی توضیح وتشریح:

""سبق میں درپیش مشکل یا نامانوس اور غیر واضح یا مبہم مقامات کی زبانی وضاحت اور تشریح، زبانی توضیح وتشریح کہلاتی ہے۔""

زبانی توضیح وتشریح کو بھی تختۂ تحریر کی طرح ایک قدیم تدریسی معاونت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ محولہ بالا تعریف سے زبانی توضیح و تشریح کے دو اہم پہلو سامنے آتے ہیں۔ اول: مشکل یا نامانوس دوم: غیر واضح یا مبہم۔

مشکل یا نامانوس مقامات سے مراد وہ مقامات ہیں جن کے متعلق متعلمین کو کوئی معلومات حاصل نہیں ہوتیں۔

غیر واضح یا مبہم مقامات ایسے مقامات کو کہتے ہیں جہاں متعلمین زیرِ تدریس موضوع کے حوالے سے کچھ جانتے تو ہیں لیکن ان کا تصور واضح اور حتمی نہیں ہوتا۔

ان دونوں مراحل پر زبانی توضیح وتشریح فوری اور موثر معاونت کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہے۔ زبانی توضیح وتشریح کے لیے درج ذیل تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں۔

۱۔ الفاظ کے معنی بتانا:

الفاظ کے معنی کی وضاحت توضیح و تشریح کی سب سے پہلی تدبیر ہے اور ابتدائی سطح کی ہر جماعت میں اس کے استعمال کی ضرورت پڑتی

ہے۔ الفاظ کے معنی کی وضاحت کے لیے درج ذیل طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں:

(الف) الفاظ کا مترادف بتانا، مثلاً: شجاعت کا مترادف بہادری بتانا۔

(ب) الفاظ کا متضاد بتانا، مثلاً: شجاعت کا متضاد بزدلی ہے۔

(ج) الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنا، مثلاً: پاک فوج جرات و شجاعت کی مثال ہے۔

۲۔ عبارتوں کی وضاحت:

عبارتوں کی وضاحت، الفاظ کے معنی بتانے کے بعد کی منزل ہے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

(الف) نظم یا نثر پارے کی ٹکڑوں میں وضاحت کی جائے۔

(ب) وضاحت کرتے ہوئے سادہ لفظوں کا استعمال کیا جائے۔

(ج) تلمیحات یا تشبیہات وغیرہ کی صورت میں جامع وضاحت کی جائے اور واقعات پر روشنی ڈالی جائے نیز مثالیں بھی دی جائیں مثلاً:

ابن مریم ہوا کرے کوئی

میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

غالب کے اس شعر کی وضاحت کے لیے 'ابن مریم' کی جامع وضاحت ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت عیسیٰ کی مسیحائی کا کوئی واقعہ سنایا جانا چاہیے۔

سمعی معاونات کی اہمیت اور مختلف صورتیں:

''سمعی معاونات سے مراد وہ امدادیں یا معاونات ہیں جن کے ذریعے صرف سماعت کے بل پر تدریسی عمل جاری کیا جاتا ہے۔'' گویا ان امدادوں میں بنیادی عنصر آواز کا ہوتا ہے۔

سمعی معاونات کی مختلف صورتیں:

(الف) گراموفون: سمعی معاونات کی روایتی صورت ہے۔ بیسویں صدی کی چھٹی، ساتویں دہائی کے بعد سے گراموفون کا استعمال پاکستان میں بتدریج گھٹنے لگا اور اب اس کا استعمال ہمارے یہاں متروک ہو چکا ہے۔

(ب) ٹیپ رکارڈر: سمعی معاونات کی ایک مستقل صورت ہے۔ ابتدا میں بڑے بڑے ٹیپ رکارڈر استعمال ہوتے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کا سائز چھوٹا ہوتا گیا اور اب جیبی حجم کے ٹیپ رکاڈر بھی دستیاب ہیں۔ البتہ، ایم پی تھری اور فور پلیئرز کے متعارف ہو جانے کے بعد ٹیپ رکارڈر کا استعمال بھی کم ہوتا جا رہا ہے۔ ٹیپ رکاڈر کا ایک اہم وصف یہ ہے کہ ان میں گفتگو، کلام یا بات چیت [illegible] بھی کی جا سکتی ہے۔

(ج) ریڈیو: سمعی معاونات کی ایک معروف مروجہ صورت ہے۔ ایف ایم کے متعارف ہونے کے بعد پاکستان میں ایک مرتبہ پھر ریڈیو سننے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس پر پیش کیے جانے والے پروگرام عوام کی تفریح کا ذریعہ بھی ہیں اور ان سے عام آدمی کو بہت سی مفید معلومات بھی دستیاب ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح تحصیلِ زبان میں بھی ریڈیو سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

سمعی معاونات کی اہمیت:

۱۔ سمعی معاونات کے ذریعے بچوں کا تلفظ بہتر کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ ان معاونات میں تصویر نظر نہیں آتی اس لیے توجہ آواز پر مرتکز رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

۲۔ معیاری لب ولہجہ والے مقررین کی گفتگو سنا کر بچوں کی ادائیگی بہتر بنائی جاسکتی ہے۔ ہمارے یہاں بہت سے شعرا کا کلام کیسٹوں اور سی ڈیز میں دستیاب ہے۔ معلمین اس مواد کو بچوں کی ادائیگی بہتر بنانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

۳۔ ٹیپ رکارڈر کے ذریعے معلومات اور گفتگ[illegible]ط کی جاسکتی ہے، چنانچہ اس[illegible]ط شدہ معلومات کو بار بار سن کر بھی تحصیلِ زبان کا عمل بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

۴۔ رکاڈ شدہ مواد کو چونکہ بار بار سنا جاسکتا ہے۔ اس لیے سمعی معاونات کے ذریعے معلومات فراہم بھی کی جاسکتی ہے[illegible]ط شدہ معلومات

کے علاوہ ریڈیو پروگرامات کے ذریعے بھی معلومات کی فراہمی کا کام لیا جاتا ہے۔

۵۔ سمعی معاونات کے درست اور برمحل استعمال سے بچوں کو سماعت پر ارتکاز کی عادت پڑتی ہے۔ چنانچہ وہ دیکھے بغیر بھی صرف سن کر بات سمجھنے پر قدرت حاصل کر پاتے ہیں۔

۶۔ چھوٹے بچوں کے لیے خاص طور پر سمعی معاونات دلچسپی کا باعث بنتے ہیں۔ وہ ان پر مختلف نظمیں سن کر آسانی سے تفریح کے انداز میں انہیں یاد کر لیتے ہیں۔

سمعی معاونات کے مسائل:

۱۔ سمعی معاونات کے استعمال میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ دوران استعمال بہت سے بچے عدم سرگرمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ نہ کچھ کر رہے ہوتے ہیں اور نہ کچھ دیکھ پاتے ہیں۔ چھوٹی عمر میں محض سماعت پر ارتکاز مشکل ہو جاتا ہے۔

۲۔ کسی بھی سمعی معاونت کے استعمال میں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ معلم اور متعلم کے درمیان رابطے کا فقدان پیدا ہو جاتا ہے۔ سمعی معاونت کے استعمال کے دوران دونوں ایک دوسرے کو دیکھ تو پاتے ہیں لیکن بالخصوص بچوں کے ذہن میں کون سے سوالات جنم لے رہے ہیں، ان کے متعلق معلم کچھ نہیں جان پاتا۔

۳۔ ریڈیو کے پروگرام تعلیمی ضروریات کے مطابق نہیں ہوتے اس لیے ضروری نہیں کہ ضرورت کے وقت ریڈیو پر کوئی مطلوبہ پروگرام میسر آ پائے۔

۴۔ چونکہ طلبہ کو تصویر نظر نہیں آ رہی ہوتی اس لیے چند طلبہ ابہام اور الجھاؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

بہتری کی تجاویز:

۱۔ نصاب میں جہاں کہیں سمعی معاونت کی ضرورت پڑے وہاں پہلے معلم سبق کی مکمل وضاحت کرے اور پھر معاونت کے طور پر سمعی امدادوں کا سہارا لیا جائے نیز معلم زیر استعمال آنے والی سمعی معاونت کا تعارف کروائے۔

۲۔ معاونتی استعمال کے فوراً بعد تبادلۂ خیال کیا جائے تا کہ بچوں میں موجود الجھاؤ یا ابہام کا خاتمہ کیا جا سکے۔

۳۔ تعلیم کے دیگر امور کی طرح، سمعی معاونات کا استعمال کرتے وقت بھی طلبہ کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

سمعی معاونات کا استعمال:

سمعی معاونات کا استعمال کرتے وقت درج ذیل امور ذہن نشین رہنا ضروری ہیں:

۱۔ معلم واضح اور جامع انداز میں سبق کا تعارف کروائے۔

۲۔ معلم آسان اور دلچسپ طریقے سے زیر استعمال آنے والی سمعی معاونت کا تعارف کروائے۔

۳۔ سمعی سرگرمی کا مقصد بھی طلبہ کو سرگرمی کے باقاعدہ آغاز سے پہلے بتایا جانا ضروری ہے۔

۴۔ سرگرمی سے قبل طلبہ کو یہ علم بھی ہونا چاہیے کہ پیمائشی مرحلہ پر ان سے اس سرگرمی کے حوالے سے کس نوعیت کے سوالات کیے جائیں گے۔

۵۔ سمعی معاونت کے استعمال کے فوراً بعد طلبہ کی آرا جاننا ضروری ہے۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ بچوں تک مطلوبہ معلومات پہنچ پائی یا نہیں۔

سمعی و بصری معاونات کی اہمیت اور مختلف صورتیں:

"وہ ذرائع یا اشیا جن کے استعمال کے لیے سمعی و بصری حسیات کی ضرورت ہوتی ہیں، سمعی و بصری معاونات کہلاتی ہیں۔"

سمعی و بصری معاونات کی صورتیں:

۱۔ متحرک فلمیں، سمعی و بصری معاونات کی ایک صورت ہیں۔ بچوں کے لیے بہت سی خصوصی معلوماتی اور تفریحی فلمیں بنائی جاری ہیں جن کے ذریعے مطلوبہ مقاصد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

۲۔ ٹیلی ویژن، سمعی و بصری معاونات کی معروف اور معتبر صورت ہے۔ اس پر پیش کیے جانے والے بچوں کے تعلیمی پروگرامات تدریسی اعتبار سے بہت اہم ہیں۔

سمعی و بصری معاونات کی اہمیت:

۱۔ چونکہ سمعی و بصری معاونات میں آواز اور تصویر دونوں موجود ہوتے ہیں اس لیے یہ امدادیں زندگی کے قریب تر محسوس ہوتی ہیں۔

۲۔ بچوں کی نفسیات تفریح کے ساتھ تعلیمی عمل چاہتی ہیں۔ سمعی و بصری معاونات کا موثر استعمال انھیں بچوں کی نفسیات کے عین مطابق دکھاتا اور سناتا ہے اس لیے بچوں کو متعلقہ اسباق کی طرف راغب کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

۳۔ ریکارڈنگ کی سہولت ہونے کے باعث سمعی و بصری معاونات کے استعمال میں ماضی اور حال کو بیک وقت دکھانا ممکن ہو جاتا ہے۔ یوں ماضی و حال کا تجزیہ بھی آسان ہو جاتا ہے۔

۴۔ ریکارڈنگ کی سہولت ہی متعلقہ مواد کو بار بار دکھانا ممکن بنا دیتی ہے۔ یوں ذہن نشین کرنا زیادہ سہل ہو جاتا ہے۔

۵۔ وہ اشیا یا مقامات اور تصورات جو بصارت کے متقاضی ہوں، کا زبانی بیان کامل وضاحت نہیں کر پاتا۔ سمعی و بصری معاونات کا استعمال ایسے میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ ان امدادوں کے استعمال سے وقت اور پیسے کی بچت ہو جاتی ہے۔ مثلاً اپنے شہر سے دور کسی مقام پر لے جانا سکولوں کے لیے ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا۔ ایسے مقامات کے متعلق ڈاکیومنٹری فلمیں وقت اور پیسے کو بچاتے ہوئے دکھائی جا سکتی ہیں۔

۷۔ ان معاونات کے استعمال سے فاصلاتی نظامِ تعلیم کا تصور قابلِ عمل ہو پایا ہے۔ اب فاصلے سے بے نیاز ہو کر طلبہ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ ورچوئل یونیورسٹی اس کی زندہ مثال ہے۔

سمعی وبصری معاونات کا استعمال:

سمعی وبصری معاونات کا استعمال کرتے ہوئے درج ذیل نکات کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱۔ ضروری ہے کہ صرف متعلقہ مواد متعلمین کے سامنے لایا جائے تاکہ وقت اور ذرائع کا درست اور بھرپور استعمال ممکن ہو سکے۔

۲۔ ضروری ہے کہ معاونات کے استعمال سے قبل بچوں کو نفسِ مضمون واضح طور پر سمجھایا جائے۔یعنی جو کچھ پڑھانا مقصود ہے، پہلے اس کی زبانی وضاحت کر دی جائے۔

۳۔ لازم ہے کہ متعلقہ مواد مطلوبہ مقاصد کے عین مطابق ہو۔

۴۔ سمعی وبصری معاونات پر مبنی سرگرمی کا دورانیہ مناسب حد تک مختصر ہونا چاہیے تاکہ بچے اصل مقاصد کو فراموش نہ کر بیٹھیں۔

۵۔ بچوں کے سامنے آنے والا مواد ان کی ذہنی سطح کے مطابق ہونا چاہیے تاکہ مطلوبہ مقاصد کا حصول یقینی بنایا جا سکے۔

۶۔ ٹیلی ویژن کو بچوں کے لیے خصوصی پروگرامات ترتیب دینے چاہئیں جن میں تفریح کے ساتھ ساتھ تعلیمی مقصد کو بھی مدِنظر رکھا جائے۔

جدید سمعی وبصری معاونات:

''وہ جدید اشیا اور ذرائع جو کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی دین ہیں، جدید ذرائع یا جدید سمعی وبصری معاونات کی ذیل میں آتے ہیں۔''

مختلف صورتیں:

جدید سمعی وبصری معاونات کی مختلف صورتوں میں پروجیکٹر، کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور ڈی وی ڈی پلیئر یا ایم پی تھری۔فور پلیئر وغیرہ شامل ہیں۔

پروجیکٹر: ایک پردے پر تصویر کو بڑا کرکے دکھانے کے کام آتا ہے۔

کمپیوٹر: معلومات جمع کرنے، معلومات فراہم کرنے اور نئے پروگرامات بنانے کے کام آتا ہے۔

ایم پی تھری۔فور پلیئر یا ڈی وی ڈی پلیئر: ان پر دستیاب مواد کو سنا اور دیکھا جا سکتا ہے۔واضح رہے کہ یہ دونوں اشیا، ٹیپ ریکارڈر اور وی سی آر کی جدید صورتیں ہیں۔

جدید سمعی وبصری معاونات کا استعمال:

بلاشبہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے ہم تدریسی عمل کو موثر بنا سکتے ہیں لیکن اس سلسلہ میں چند امور مدِ نظر رہنا ضروری ہیں۔

۱۔ جدید سمعی وبصری معاونت کا انتخاب بچوں کی ذہنی سطح اور مواد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کیا جائے۔ نیز موضوع کی وضاحت کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی کا مناسب حد تک تعارف بھی کروادیا جائے۔

۲۔ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ جدید دور میں بہت سا ایسا مواد بھی انٹرنیٹ پر دستیاب ہے جو شائد تعلیمی عمل میں تو موثر ہو سکتا ہے لیکن ہماری قومی اور معاشرتی روایات اس کی اجازت نہیں دیتیں۔ چنانچہ انٹرنیٹ سے تدریسی مواد حاصل کرتے ہوئے مواد کی صحت اور معیار کا تعین ضروری ہے۔

۳۔ کمپیوٹر کے استعمال کے ساتھ ساتھ معلمین کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو بھی کمپیوٹر پر اردو لکھنا سیکھنے پر اکسائیں۔ ہمارے یہاں بدقسمتی سے کمپیوٹر پر انگریزی سکھانے کا اہتمام تو کیا جاتا ہے لیکن اس سلسلہ میں اردو کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔

شکریه